کاروبار کے لیے پیسے دیے، تو نفع و نقصان کس طرح رکھنا ہوگا؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9130

تاریخ اجراء: 04ربیع الثانی1446ھ/08اکتوبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کا جنرل اسٹور ہے، اس کے دوست خالد نے اس کو ایک لاکھ روپے دیئے کہ ان پیسوں سے بوتلیں (Cold Drinks) لے آؤ اور ان کا کام کرو، اس کا مکمل حساب تمہاری دکان سے الگ رہے گا اور طے یہ پایا کہ جو بھی نفع ہو گا، دونوں میں آدھا آدھا تقسیم ہو گا، البتہ اگر نقصان ہوا، وہ سارا زید یعنی دوکاندار کے ذمہ ہو گا، شرعی رہنمائی فرمائیں کہ اس انداز سے مل کر کام کرنا کیسا ہے؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

ایک شخص کی رقم ہو اور دوسرے کا صرف کام ہو، تو شرعی اصطلاح میں اسے "عقدِ مضاربت" (Sleeping Partnership) کہتے ہیں اور عقدِ مضاربت کا اصول یہ ہے کہ نفع فریقین باہمی رضامندی سے جتنا چاہیں فیصد کے اعتبار سے مقرر کرسکتے ہیں، چاہے آدھا آدھا ہو یا کم زیادہ ہو، البتہ نقصان ہونے کی صورت میں مُضارِب (کام کرنے والا/Working Partner) فقط اپنی کوتاہی سے ہونے والے نقصان کا ذمّہ دار ہوتا ہے، جو نقصان مضارب کی تعدی و کوتاہی کے بغیر ہوا، وہ رَبُّ المال (Investor) ہی برداشت کرے گا، مطلقاً مضارب کے ذمہ نقصان کی شرط لگانا، شرطِ فاسد اور ناجائز و گناہ ہے، لیکن اس کی وجہ سے مُضاربت فاسد نہیں ہوتی، بلکہ خود یہ شرط ہی باطل و بے اثر قرار پاتی ہے، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں خالد اور زید کا عقدِ مضاربت کے ذریعے کام کرنا، درست ہے، لیکن خالد (رَبُّ المال/Investor) کا عقدِ مضاربت میں زید (مُضارِب/Working Partner) کے ذمہ نقصان کی شرط لگانا، ناجائز و گناہ ہے، اگر زید کی تعدی و کوتاہی کے بغیر کوئی نقصان ہوتا ہے، تو وہ خالد کو برداشت کرنا ہو گا۔

مضاربت کی تعریف کے متعلق تنویر الابصار و در مختار میں ہے: "(عقد شركة في الربح بمال من جانب) رب المال (وعمل من جانب) المضارب" ترجمہ: نفع میں شرکت کا ایسا عقد جس میں ایک طرف سے مال ہوتا ہے اور دوسری طرف سے کام ہوتا ہے۔ (تنویر الابصار و در مختار، کتاب المضاربۃ، جلد 8، صفحہ 497، مطبوعہ کوئٹہ)

مضاربت میں نفع کے اصول کے متعلق عامہ کتبِ فقہ میں ہے، واللفظ للدر المختار: "(وكون الربح بينهما شائعا) فلو عين قدرا فسدت" ترجمہ: مضاربت میں نفع فریقین کے درمیان تناسب و فیصد کے حساب سے ہوگا، اگر رقم کی صورت میں نفع مقرر کرلیا، تو مضاربت فاسد ہوگی۔ (تنویر الابصار و در مختار، کتاب المضاربۃ، جلد 8، صفحہ 501، مطبوعہ کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے: "نفع دونوں کے مابین شائع ہو، یعنی مثلاً نصف نصف یا دو تہائی ایک تہائی یا تین چوتھائی ایک چوتھائی، نفع میں اِس طرح حصہ معیّن نہ کیا جائے جس میں شرکت قطع ہو جانے کا احتمال ہو مثلاً یہ کہہ دیا کہ میں سو100 روپیہ نفع لوں گا۔" (بہارِ شریعت، جلد 3، حصہ 14، صفحہ 2، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مضاربت میں جو کچھ نقصان ہو، رب المال کے ذمہ لازم ہوتا ہے، چنانچہ درر الحکام فی شرح مجلۃ الاحکام میں ہے: "يعود الضرر والخسار في كل حال على رب المال إذا تجاوز الربح إذ يكون الضرر والخسار في هذا الحال جزء اهالكا من المال فلذلك لا يشترط على غير رب المال ولا يلزم به آخر" ترجمہ: مضاربت میں ہونے والا وہ تمام نقصان جو نفع سے تجاوز کر جائے، رب المال پر ہی لوٹتا ہے، اس لیے کہ نقصان، اصل مال کا جزو ہے جو کہ ضائع ہوگیا ہے، تو اس کی شرط رب المال کے علاوہ کسی اور پر نہیں لگائی جاسکتی اور نہ ہی یہ کسی دوسرے پر لازم ہوگا۔ (درر الحکام فی شرح مجلۃ الاحکام، جلد 03، صفحہ 459، المادۃ: 1428، مطبوعہ دار الجیل)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1367ھ / 1947ء) لکھتے ہیں: "مضاربت میں جو کچھ خسارہ ہوتا ہے وہ رب المال کا ہوتا ہے۔ (یعنی مضارِب نقصان برداشت نہیں کرتا۔)" (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 14، صفحہ 4، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نقصان کی شرط مضارب پر لگانا، شرطِ فاسد ہے، البتہ اس سے مضاربت فاسد نہیں ہوگی، چنانچہ درر الحکام فی شرح غرر الاحکام میں ہے: "من الشروط الفاسدة لا يفسد المضاربة (بل يبطل الشرط كاشتراط الخسران على المضارب) لأنها جزء هالك من المال فلا يجوز أن يلزم غير رب المال" ترجمہ: کچھ فاسد شرائط ایسی ہیں کہ ان سے مضاربت فاسد نہیں ہوتی، بلکہ وہ شرط باطل ہو جاتی ہے، جیسا کہ مضارب پر نقصان کی شرط لگا دینا، اس

لیے کہ نقصان اصل مال کا ایسا جزو ہے جو ضائع ہو گیا ہے، تو رب المال کے علاوہ کسی دوسرے پر اس کو لازم کرنا، جائز نہیں۔(درر الحکام شرح غرر الاحکام، جلد2، صفحہ312، مطبوعہ دار احیاء الکتب العربیۃ)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ / 1921ء) لکھتے ہیں: "مضارب کے ذمہ نقصان کی شرط باطل ہے، وہ اپنی تعدِّی و دست درازی و تضییع کے سوا کسی نقصان کا ذمہ دار نہیں، جو نقصان واقع ہو سب صاحبِ مال کی طرف رہے گا۔" (فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ131، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

بہارِ شریعت میں ہے: "اگر (مضاربت میں لگائی گئی) اس شرط سے نفع میں جہالت نہ ہو، تو وہ شرط ہی فاسد ہے اور مضارَبت صحیح ہے مثلاً یہ کہ نقصان جو کچھ ہو گا وہ مضارِب کے ذمہ ہو گا یا دونوں کے ذمہ ڈالا جائے گا۔" (بہار شریعت، حصہ14، صفحہ3، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم